REGD. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

یومیہ بجز بدھ و چہارشنبہ
برائے خطبہ نمبر ا
فی پرچہ ایک آنہ نئے پیسے (سابقہ)
۲۵ رجب ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۳ صلح ۱۳۴۱ ہش ۳ جنوری ۱۹۶۲ء | نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کو ضعف اور اعصابی بے چینی کی شکایت رہی۔ رات نیند ٹھیک آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ کل بھی حضور سیر کی غرض سے باغ میں تشریف لے گئے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی روح پرور اختتامی تقریر

اس دن کو قریب سے قریب تر لانے کی کوشش کرو جب اسلام کا جھنڈا ساری دنیا میں اپنی پوری شان سے لہرانے لگے

خدا تعالیٰ نے ہمیشہ میری مدد فرمائی ہے وہ اب بھی ضرور میری مدد کریگا اور مجھے کامیابی بخشے گا

ہر احمدی یہ عہد کرے کہ وہ سال میں کم از کم ایک شخص کو ضرور اسلامی انوار کا گرویدہ بنانیکی کوشش کریگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی املا فرمودہ نہایت روح پرور اختتامی تقریر مورخہ ۲۸ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں حضور کی زیر ہدایت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے پڑھ کر سنائی وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٭ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٭ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ٭ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ٭ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ٭ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ٭ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ٭ (آمین)

احباب کو معلوم ہے کہ

میری طبیعت

ایک لمبے عرصہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ جس کی وجہ سے اب میرے جسم میں ایسی طاقت نہیں کہ میں سابق دستور کے مطابق کوئی لمبی تقریر کر سکوں۔ مگر اس لئے کہ جماعت کے دوست اس سردی کے موسم میں سخت تکلیف اٹھا کر دور دور سے تشریف لائے ہوئے ہیں میں نے مناسب سمجھا کہ میں احباب کی توجہ کے لئے چند باتیں بیان کر دوں۔

مجھے ۱۹۱۴ء میں جب اللہ تعالیٰ نے

خلافت کے مقام پر

کھڑا کیا تو اس وقت جماعت کی یہ حالت تھی کہ غیر مبایعین علی الاعلان کہہ رہے تھے کہ پچانوے فی صدی جماعت ان کے ساتھ ہے اور صرف ۵ فیصدی جماعت نے ابھی خلافت تسلیم کی ہے۔ ان دنوں مخالفت کا ایک دریا تھا جو امڈا چلا آرہا تھا۔ انجمن کا خزانہ خالی پڑا تھا۔ اور بڑے بڑے کارکن جن کا صدر انجمن احمدیہ پر قبضہ رہ چکا تھا مجھے گراتے اور ناکام کرنے کے درپے تھے اس وقت خدا ہی تھا جو میری تائید کے لئے اٹھا اور اس نے دوسرے ہی ہفتہ مجھ سے وہ ٹریکٹ لکھوایا جس کا عنوان تھا کہ

"کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے"

اور جہاں جہاں یہ ٹریکٹ پہونچا متردد جماعتوں کے دل صاف ہو گئے اور سنبھل گئے اور وہ تاروں اور خطوط کے ذریعہ میری بیعت کرنے لگیں۔

پھر خدا نے مجھے انہی دنوں غیر مبایعین کے متعلق الہاماً بتایا کہ "لَيُمَزِّقَنَّهُمْ" یعنی "وہ ان لوگوں کی جمعیت کو منتشر کر دے گا" چنانچہ تھوڑے ہی دنوں میں دنیا نے

یہ عظیم الشان انقلاب

اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہی جو اپنے آپ کو پچانوے فیصدی کہا کرتے تھے پانچ فیصدی رہ گئے۔ اور جنہیں پانچ فیصدی کہا جاتا تھا وہ پچانوے فیصدی بن گئے یہ فوج آخر کہاں سے آئی۔ بعض نادان یہ خیال کرتے ہیں کہ چونکہ اس وقت میرے ساتھ جماعت زیادہ ہے اس لئے میں ترقی کر رہا ہوں۔ مگر میں کہتا ہوں

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

جب ان کے دعوے کے مطابق میرے ساتھ صرف پانچ فیصدی جماعت تھی تو اس وقت کون تھا جس نے مجھے پانچ سے پچانوے فیصدی تک جماعت کو لے جانے کی توفیق بخشی پھر

دیکھنے والی بات یہ ہے

کہ میں نے اس عرصہ دراز میں صرف غیر مبائعین کا ہی مقابلہ نہیں کیا بلکہ میں نے عیسائیوں کا بھی مقابلہ کیا ہے۔ میں نے ہندوؤں کا بھی مقابلہ کیا ہے اور میں نے غیر احمدی مسلمانوں کا بھی مقابلہ کیا ہے۔ اور وہ کروڑوں کی تعداد میں تھے۔ اگر انسانوں پر ہی میری طاقت کا انحصار ہوتا تو کروڑوں مخالفوں کے مقابلہ میں میری ہستی ہی کیا تھی۔ مگر وہ کروڑوں ہونے کے باوجود مجھے خدا کے فضل سے ناکام نہ کر سکے اور ہر دن جو مجھ پر چڑھا وہ میری کامیابیوں کو زیادہ سے زیادہ روشن کرتا چلا گیا۔ اسی طرح جب تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد اندرونی منافقوں نے سر نکالا اور جماعت میں انہوں نے فتنہ پیدا کرنا چاہا تو اس وقت بھی صرف خدا ہی تھا جس نے میری مدد کی اور میں احمدیت کی کشتی کو پُرخطر چٹانوں میں سے گزارتے ہوئے اسے

ساحل کامیابی پر لے گیا

آج بھی ایسے بیسیوں لوگ زندہ ہوں گے جو یہ جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب وفات پا گئے تو انہی غیر مبائعین کے سرکردہ اصحاب نے جو اُس وقت صدر انجمن احمدیہ پر قابض تھے یہ فیصلہ کیا کہ سلسلہ کا جو روپیہ علماء تیار کرنے پر خرچ ہو رہا ہے یہ بے فائدہ ہے۔ مدرسہ احمدیہ کو بند کر دینا چاہیئے۔ اور صرف ہائی سکول میں دینیات کی تعلیم رکھ کر گزارہ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے تمام جماعتوں کو ایجنڈا بھیجا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد پہلے جلسہ کے موقعہ پر ہی جب تمام جماعتوں کے نمائندے اکٹھے ہوئے انہوں نے مسجد مبارک میں ایک جلسہ کیا اور ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری اور تیسری کے بعد چوتھی تقریر کی اور کہا کہ اب ہمیں کسی نئے مسئلہ کی ضرورت نہیں کہ علماء تیار کرنا ہمارے لئے ضروری ہو بہتر ہے کہ

مدرسہ احمدیہ کو بند کر دیا جائے

اور لڑکوں کو وظائف دے کر سکولوں اور کالجوں میں بھیجا جائے۔ اور انہیں ڈاکٹر اور وکیل بنایا جائے۔ ان تقریروں کا ایسا اثر ہوا کہ قریباً تمام جماعت اُدھر چلی گئی اور ان میں اس قدر جوش بھر گیا کہ میں سمجھتا ہوں اگر مدرسہ احمدیہ کوئی آدمی ہوتا تو وہ اس کا گلا گھونٹ دیتے۔ ابھی یہ تقریریں ہو رہی تھیں کہ میں بھی وہاں جا پہونچا۔ اس وقت میری عمر بیس سال کی تھی ساری جماعت ایک طرف تھی اور چونکہ بہت سی تقریریں ہو چکی تھیں اس لئے لوگ اس بات پر زور دے رہے تھے کہ اب مزید تقریروں کی ضرورت نہیں۔ اس بات کا فیصلہ کر دیا جائے کہ مدرسہ احمدیہ کو بند کیا جاتا ہے۔ جب میں نے اس مجلس کی یہ حالت دیکھی تب میرے نفس نے مجھے کہا کہ اگر آج تو نے کچھ نہ کہا اور اس موقعہ پر نہ بولا تو پھر کب بولے گا چنانچہ میں تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اس وقت مجھے بعض آوازیں بھی آئیں کہ اب تقریریں بہت ہو چکی ہیں مگر میں نے ان آوازوں کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ آپ نے جو کچھ فیصلہ کیا ہے یہ آپ کے خیال میں ٹھیک ہوگا۔ مگر ایک چیز ہے جو

اے جماعت احمدیہ کے لوگو!

میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ہمارے کام آج ختم نہیں ہو جائیں گے بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں سال تک ان کا اثر چلتا چلا جائے گا۔ اور دنیا کی نگاہیں ان پر ہوں گی اور اگر ہم کسی کام چھپانا بھی چاہیں گے تو وہ نہیں چھپے گا بلکہ تاریخ کے صفحات پر ان واقعات کو نمایاں حروف میں لکھا جائے گا۔ اس نقطۂ نگاہ کو مدِنظر رکھتے ہوئے میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف پھیرنا چاہتا ہوں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مرض الموت سے بیمار ہوئے تو آپ نے اپنی وفات سے کچھ دن پہلے ایک لشکر رومی حکومت کے

مقابلہ کے لئے تیار کیا اور

[redacted]

حضرت اسامہ بن زیدؓ

کو اس کا سردار مقرر فرمایا۔ ابھی یہ لشکر روانہ نہیں ہوا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور سوائے مکہ اور مدینہ اور طائف کے سارے عرب میں بغاوت رونما ہو گئی۔ اس وقت بڑے بڑے جلیل القدر صحابہؓ نے ملکر مشورہ کیا کہ اس موقعہ پر اسامہؓ کا لشکر باہر بھیجنا درست نہیں کیونکہ ادھر سارا عرب مخالف ہے اُدھر عیسائیوں کی زبردست حکومت سے لڑائی شروع کر دی گئی تو نتیجہ یہ ہوگا کہ اسلامی حکومت درہم برہم ہو جائے گی۔ چنانچہ انہوں نے ایک وفد حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی خدمت میں روانہ کیا اور درخواست کی کہ یہ وقت سخت خطرناک ہے اگر

اسامہؓ کا لشکر

بھی عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے چلا گیا تو مدینہ میں صرف بچے اور بوڑھے رہ جائیں گے۔ اور مسلمان عورتوں کی حفاظت نہیں ہو سکے گی۔ اے ابوبکرؓ ہم آپ سے التجا کرتے ہیں کہ آپ اس لشکر کو روک لیں اور پہلے عرب کے باغیوں کا مقابلہ کریں۔ جب ہم انہیں دبا لیں گے۔ تو پھر اسامہؓ کے لشکر کو عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا جا سکتا ہے اور چونکہ اب مسلمان عورتوں کی عزت اور عصمت کا سوال بھی پیدا ہو گیا ہے۔ اور خطرہ ہے کہ دشمن کہیں مدینہ میں گھس کر مسلمان عورتوں کی آبروریزی نہ کرے۔ اس لئے آپ ہماری اس التجا کو قبول فرماتے ہوئے جیشِ اسامہ کو روک لیں اور اسے باہر نہ جانے دیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

کی عادت تھی کہ جب وہ اپنی منکسرانہ حالت کا اظہار کرنا چاہتے تو اپنے آپکو اپنے باپ سے نسبت دے کر بات کیا کرتے تھے کیونکہ ان کے باپ غریب آدمی تھے اور چونکہ ان کے باپ کا نام ابو قحافہ تھا اس لئے اس موقعہ پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جو جواب دیا وہ یہ تھا کہ کیا ابو قحافہ کا بیٹا خلافت کے مقام پر فائز ہونے کے بعد پہلا کام یہ کرے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آخری مہم تیار کی تھی اسے روک دے۔ پھر آپ نے فرمایا خدا کی قسم اگر کفار مدینہ کو فتح کر لیں اور مدینہ کی گلیوں میں مسلمان عورتوں کی لاشیں کتے گھسیٹتے پھریں تب بھی میں اس لشکر کو نہیں روکوں گا جسے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روانہ کرنے کے لئے تیار کیا تھا۔ یہ لشکر جائے گا اور ضرور جائیگا — یہ مثال بیان کرنے کے بعد

میں نے دوستوں سے کہا

کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ لوگوں کا بھی یہ پہلا اجتماع ہے آپ لوگ غور کریں اور سوچیں کہ آئندہ تاریخ آپ کو کیا کہے گی۔ تاریخ یہ کہے گی کہ حضرت ابوبکرؓ نے ایسے خطرہ کی حالت میں جبکہ تمام عرب باغی ہو چکا تھا۔ اور جبکہ مدینہ کی عورتوں کی حفاظت کے لئے بھی کوئی انتظام ان کے پاس نہ تھا اتنا بھی پسند نہ کیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک تیار کئے ہوئے لشکر کو روک لیں بلکہ آپ نے فرمایا کہ اگر مسلمان عورتوں کی لاشیں کتے گھسیٹتے پھریں۔ تب بھی میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کو منسوخ نہیں کرونگا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے ۲½ سال پہلے

دسمبر ۱۹۰۵ء کے جلسہ سالانہ پر

تمام جماعت کے دوستوں سے مشورہ لینے کے بعد جس دینی مدرسہ کو قائم فرمایا تھا اور جس کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ وہ عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی اور مولوی برہان الدین صاحبؓ جہلمی کی یادگار ہوگا اور سلسلہ کی ضروریات کے لئے علماء تیار کرنے کا کام اس کے سپرد ہوگا۔ اسے مسیح موعودؑ کی جماعت نے آپ کے وفات پانے کے معاً بعد توڑ کر رکھ دیا۔ کیونکہ جس طرح جیش اسامہؓ کی تیاری کا کام خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اسی طرح مدرسہ دینیات کا اجراء خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی آخری عمر میں فرمایا تھا۔

پس دنیا کیا کہے گی کہ ایک مامور کی وفات کے بعد تو اُس کے متبعین نے اپنی عزتوں کا برباد ہونا پسند کر لیا مگر یہ برداشت نہ کیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم باطل ہو لیکن دوسرے مامور کے متبعین نے باوجود اس کے کہ ان کے سامنے کوئی حقیقی خطرہ نہ تھا اس کے ایک جاری کردہ کام کو اس کی وفات کے معاً بعد بند کر دیا۔

جب مَیں نے یہ کہا تو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے تمام

لوگوں کے قلوب کو میری طرف پھیر دیا

اور بعض کی تو رقّت کی وجہ سے چیخیں نکل گئیں اور سب نے یکزبان ہو کر کہا کہ ہم ہرگز یہ رائے نہیں دیتے کہ مدرسۂ احمدیہ بند ہونا چاہیئے۔ ہم اسے جاری رکھیں گے اور مرتے دم تک بند نہیں ہونے دیں گے۔ تب خواجہ کمال الدین صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنے طریق کے مطابق کہا۔ کہ دوستوں کو غلط فہمی ہوئی ہے ہمارا مطلب بعینہٖ وہی تھا جو میاں صاحب نے بیان کیا ہے۔ یہ

خواجہ صاحب کا عام طریق تھا

کہ جب وہ دیکھتے کہ اُن کی کسی بات کو لوگوں نے پسند نہیں کیا تو کہتے کہ دوستوں کو غلط فہمی ہو گئی ہے۔ چنانچہ پھر انہوں نے اِس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے ایک تقریر بھی کی مگر آخر میں کہا کہ اِس پر مزید غور کر لیا جائے۔ ابھی ہم کوئی فیصلہ نہیں کرتے۔ بعد میں ہم خط و کتابت کے ذریعہ مشورہ حاصل کر لیں گے۔ انہوں نے سمجھا کہ شاید اِسی طرح جماعت کی رائے ان کی تائید میں ہو جائے چنانچہ کچھ وقفہ کے بعد انہوں نے پھر تمام جماعتوں سے رائے طلب کی مگر جماعت نے یہی لکھا کہ وہی فیصلہ ٹھیک ہے جو ہم قادیان میں کر کے آئے تھے۔ اب بتاؤ اس وقت کون تھا جس نے میری مدد کی۔ مجھے تو کہنے والے یہی کہتے تھے کہ اب کسی اور تقریر کی ضرورت نہیں بہت تقریریں ہو چکی ہیں اور معاملہ بالکل صاف ہے مگر خدا نے میری ہر میدان میں تائید کی اور مجھے ہر جگہ مظفر و منصور کیا۔ بے شک غیر مبائعین ہمیشہ مجھ پر اعتراضات کرتے رہتے ہیں مگر وہ یہ نہیں دیکھتے کہ اسلام کے لئے کس کا وجود مفید ثابت ہوا ہے کیا میرا یا اُن کا؟ انہوں نے تو یہی کیا کہ وہ شخص جو اسلام کی خدمت کر رہا ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نور دنیا میں پھیلا رہا ہے جو

قرآن کریم کی عظمت

عالم میں قائم کر رہا ہے اُس پر رکیک اور بے بنیاد حملے کر دیئے۔ اِس قسم کے حملوں سے بھلا کونسا مقدس انسان بچا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی متعدد اعتراضات لوگوں نے کئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بھی لوگوں نے کئی اعتراضات کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی اعتراض کرنے والوں نے اعتراض کئے۔ پس اس قسم کی باتوں سے کیا بنتا ہے۔ دیکھنے والی بات تو یہ ہے کہ اسلام کو فائدہ کس کے ذریعہ پہنچ رہا ہے۔ اگر کوئی شخص واقعہ میں یہ سمجھتا ہے کہ مَیں نے اِسلام کے غلبہ اور اس کی اشاعت کے لئے جس قدر کام کئے ہیں وہ نعوذ باللہ لغو ہیں۔ اور اسلام کو ان کی بجائے کسی اور رنگ میں کام کرنے سے زیادہ فائدہ پہنچ سکتا ہے تو مَیں اسے کہتا ہوں کہ تم میدان میں آؤ اور کام کر کے دکھاؤ۔ اگر تمہارا کام اچھا ہوا تو دنیا خود بخود تمہارے پیچھے چلنے لگ جائے گی۔ آخر دنیا میں کوئی

اسلام سے محبت رکھنے والی جماعت

ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو تمہیں ماننا پڑے گا کہ جو شخص بھی اسلام کی خدمت کرے گا وہ اسی کے پیچھے چلے گی۔ پھر اس میں کونسی مشکل بات ہے۔ وہ اسلام کی مجھ سے بہتر خدمت کر کے دکھاویں دنیا خود بخود ان کے پیچھے چل پڑے گی۔ لیکن اگر ایک جماعت ایسی ہو جو صرف اعتراض کرنا ہی جانتی ہو تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ دنیا لاوارث نہیں ہے اِس دنیا کا ایک زندہ اور طاقتور خدا ہے وہ مجھ پر اعتراضات کر سکتے ہیں وہ میرے خلاف ہر قسم کے منصوبے کر سکتے ہیں۔ وہ مجھے لوگوں کی نگاہ سے گرانے اور ذلیل کرنے کے لئے جھوٹے الزام لگا سکتے ہیں مگر وہ ان حملوں کے نتیجہ میں میرے خدا کے زبردست ہاتھ سے نہیں بچ سکتے۔ لیکن مَیں اسی خدا کے فضلوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ میرا نام دنیا میں ہمیشہ قائم رہیگا اور گو میں مر جاؤں گا

مگر

میرا نام کبھی نہیں مٹے گا

یہ خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان پر ہو چکا کہ وہ میرے نام اور میرے کام کو دنیا میں قائم رکھے گا۔ اور ہر شخص جو میرے مقابلہ میں کھڑا ہوگا وہ خدا کے فضل سے ناکام رہیگا دنیا میں جھوٹ زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب مبعوث ہوئے تو دنیا نے آپ پر اعتراضات کئے اور کہا کہ یہ جھوٹا ہے۔ فریبی ہے۔ مکّار ہے ضال ہے۔ دجال ہے۔ اور اس نے کوشش کی کہ آپ کے نام کو مٹا دے مگر آج ستّر اسّی سال کے بعد اس نے دیکھ لیا کہ جس کے نام کو مٹانے کے لئے اس نے اپنی انتہائی کوششیں صرف کر دی تھیں اس کا نام اکناف عالم میں پھیل گیا اور ہر دن جو چڑھتا ہے وہ آپ کے نام کو اور زیادہ روشن کر دیتا ہے۔ اِسی طرح میں کہتا ہوں

مَیں بھی ایک انسان ہوں

مگر بعض انسان ایسے مقام پر کھڑے کر دیئے جاتے ہیں کہ گو ان کی لیڈری کی عمر تھوڑی ہو۔ گو ان کی جسمانی زندگی چند سال کی ہو مگر ان کے نام کی زندگی ہزاروں سال کی ہوتی ہے اور دنیا کے لوگ اگر کوشش کرتے کرتے مر بھی جائیں تب بھی وہ اُن کے نام کو مٹا نہیں سکتے۔ اسکی مثالیں ہمیں روحانی پیشواؤں میں بھی دکھائی دیتی ہیں اور دنیوی بادشاہوں میں بھی نظر آتی ہیں۔ سکندر جس کے ذکر سے آج تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں بیس سال کی عمر میں بادشاہ ہوا تھا اور بتیس سال کی عمر میں مر گیا۔ گویا صرف بارہ سال اسے بادشاہت کے لئے ملے مگر تئیس سو سال گذر گئے ہیں اور آج بھی ساری دنیا سکندر کو جانتی اور بچہ بچہ کی زبان پر اس کا نام آتا ہے۔ اسی طرح

خدا نے مجھے اس مقام پر کھڑا کیا ہے

کہ خواہ مخالف مجھے کتنی بھی گالیاں دیں مجھے کتنا بھی بُرا سمجھیں بہرحال دنیا کی کسی بڑی سے بڑی طاقت کے بھی اختیار میں نہیں کہ وہ میرا نام اسلام کی تاریخ کے صفحات سے مٹا سکے۔ آج نہیں۔ آج سے چالیس پچاس بلکہ سو سال کے بعد تاریخ اس بات کا فیصلہ کرے گی کہ مَیں نے جو کچھ کہا تھا یہ صحیح کہا تھا یا غلط۔ مَیں بیشک اس وقت موجود نہیں ہوں گا مگر جب اسلام اور احمدیت کی اشاعت کی تاریخ لکھی جائیگی تو مسلمان مؤرخ اس بات پر مجبور ہوگا کہ وہ اس تاریخ میں میرا بھی ذکر کرے۔ اگر وہ میرے نام کو اس تاریخ میں سے کاٹ ڈالے گا تو احمدیت کی تاریخ کا ایک بڑا حصہ کٹ جائے گا۔ ایک بہت بڑا خلا واقع ہو جائیگا جسکو پُر کرنیوالا اُسے کوئی نہیں ملے گا۔ پس مجھے انکے اعتراضات کی کوئی پروا نہیں اور نہ گالیوں اور بدزبانیوں سے مَیں ڈرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دشمن کہا کرتے تھے کہ تم کابل چلو تو تمہیں پتہ لگے کہ تم سے کیا سلوک ہوتا ہے۔ مگر ان باتوں سے کیا بن گیا اگر بندوں پر ہی میری نگاہ ہوتی تو بیشک مجھے گھبراہٹ ہو سکتی تھی مگر جس نے خدا تعالےٰ کے جلال اور جمال کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو اور جس نے اسکے سینکڑوں نشانات کا مشاہدہ کیا ہو وہ دنیا پر نگاہ ہی کب رکھ سکتا ہے مجھے تو میرے خدا نے اس وقت جبکہ خلافت کا سوال تک بھی نہیں تھا اور جبکہ میں قریباً پندرہ سولہ سال کا تھا الہام کے ذریعہ یہ بتا دیا تھا کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ

یعنی "وہ لوگ جو تیرے متبع ہیں وہ تیرے نہ ماننے والوں پر قیامت تک غالب رہیں گے"۔

پس یہ صرف آج کی بات نہیں بلکہ جو شخص بھی میری بیعت کا سچا اقرار کرے گا وہ خدا کے فضل سے قیامت تک میرے نہ ماننے والوں پر غالب رہیگا۔ یہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی ہے جو پوری ہوئی اور ہوتی رہے گی۔ زمانہ بدل جائے گا۔ حالات بدل جائیں گے حکومتیں بدل جائیں گی اور مَیں بھی اپنے وقت پر وفات پا کر اپنے خدا کے حضور حاضر ہو جاؤں گا مگر خدا تعالےٰ کی یہ بتلائی ہوئی بات کبھی نہیں بدلے گی کہ میرے ماننے والے ہمیشہ میرے نہ ماننے والوں پر غالب رہیں گے۔

پھر مَیں دوستوں کو

اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں

کہ ہماری جماعت کو قائم ہوئے ستر سال سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۹ء میں اعلان بیعت کیا تھا جس پر بہتر سال ہو چکے ہیں اور اگر دعویٰ مجددیت کے ابتداء سے اس عرصہ کو شمار کیا جائے تو اسی سال ہو چکے ہیں۔ بیشک اس عرصہ میں ہم نے ترقی بھی کی۔ جماعت بھی بڑھی تعلیم و تربیت کے ادارے بھی ہم نے قائم کئے۔ لٹریچر بھی ہم نے شائع کیا۔ اخبارات بھی

جاری کئے۔ غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کیا مگر باوجود اس کے ابھی ہم اس مقام پر نہیں پہنچے جس مقام پر پہنچنا خدائی جماعتوں کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ نہ ہماری تعداد اتنی ہو چکی ہے کہ ہم اس کو دیکھتے ہوئے اندازہ لگا سکیں کہ آئندہ اتنے سال میں ہماری جماعت

ساری دنیا پر غالب آجائے گی

یہ تو ہم کہتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ خدا ایسا کرے گا مگر جو کام بندوں کے سپرد ہوتے ہیں ان کے متعلق یہ دیکھنا بھی ضروری ہوتا ہے کہ ان کی تکمیل میں بندوں نے کتنا حصّہ لیا ہے۔ میں نے جماعت کو بارہا بتایا ہے کہ اللہ تعالےٰ جب کسی جماعت کے سپرد کوئی کام کرتا ہے تو پہلے سے اس نے انسانی طاقتوں کا اندازہ کر لیا ہوتا ہے اور وہی کام اس کے سپرد کیا جاتا ہے جو اس کی طاقت کے اندر ہو۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے کسی جماعت کے سپرد کوئی کام کیا ہو اور وہ اس کو سرانجام دینے کی اہلیت اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔ پس تمہارے سپرد اللہ تعالےٰ کا یہ کام کرنا کہ

تم دنیا میں اسلام کا نور پھیلاؤ

ظاہر کرتا ہے کہ تم میں اس کام کی اہلیت موجود ہے اور اگر تم اخلاص اور قربانی سے کام کرو تو یقیناً اس فرض کو سرانجام دے سکتے ہو۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ معمولی معمولی عذرات کی بناء پر اس اہم فریضہ کی ادائیگی میں تساہل سے کام لینے لگ جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خود بھی ثواب سے محروم رہتے ہیں اور دنیا کی ظلمت بھی دور نہیں ہوتی۔

اس میں کوئی شبہ نہیں

کہ جو شخص اس کام میں حصّہ لے گا اُسے اپنے وقت کو بھی قربان کرنا پڑے گا۔ اپنا مال بھی قربان کرنا پڑے گا۔ اپنے آرام اور آسائش کو بھی قربان کرنا پڑے گا۔ لیکن دنیا کا کونسا کام ہے جس کے لئے کوئی قربانی نہیں کی جاتی اور اگر بغیر کسی قربانی کے ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہونا چاہیں تو اللہ تعالےٰ سے ہم ثواب کے کس طرح امیدوار ہو سکتے ہیں۔ میں نے اسی بات کو مدِنظر رکھتے ہوئے جماعت کے دوستوں کو کئی بار تحریک کی کہ ہر فرد کو

سال بھر میں کم از کم ایک شخص

کو راہِ راست پر لانے کا عہد کرنا چاہیئے مگر باوجود اس کے کہ صرف ایک شخص کو اور وہ بھی سال بھر میں اسلامی انوار کا گرویدہ بنانے کا عہد کرنا تھا۔ پھر بھی بہت کم دوست اس میں شریک ہوئے حالانکہ اگر صحیح کوشش سے کام لیا جائے تو انسان سال بھر میں دس دس بیس بیس بلکہ سو سو افراد کو بھی حق کا شکار کر سکتا ہے۔ ہماری جماعت کی تعداد اس وقت دس لاکھ سے کم نہیں۔ اگر ایک شخص سال بھر میں دس افراد کو بھی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرے تو صرف ایک سال میں ہماری تعداد ایک کروڑ تک پہنچ سکتی ہے اور

یہ کوئی مشکل امر نہیں

سیالکوٹ کے ایک دوست تھے۔ جب میں نے یہ تحریک کی تو پہلے سال انہوں نے کہا کہ میں ایک احمدی بناؤں گا۔ دوسرے سال دو احمدی بنانے کا عہد کیا۔ تیسرے سال تین احمدی بنانے کا عہد کیا۔ چوتھے سال چار احمدی بنانیکا عہد کیا۔ اسی طرح ہوتے ہوتے دس بارہ احمدی بنانے لگ گئے پھر ایک دفعہ میں نے زیادہ زور دیا تو وہ یہ عہد کر گئے کہ میں سو احمدی بناؤں گا۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ اس کے بعد برابر اُن کی چٹھیوں میں ذکر ہوتا تھا کہ یہ میرا دسواں احمدی ہے۔ یہ بیسواں احمدی ہے یہ چالیسواں احمدی ہے یہ ساٹھواں یا سترواں احمدی ہے اور اس طرح انہوں نے سو کی تعداد پوری کر دی۔ اگر اس رُوح کے ساتھ کام کرنے والے دس ہزار آدمی بھی ہماری جماعت میں پیدا ہو جائیں اور ان میں سے ہر شخص سال میں صرف دس افراد کی زیادتی کا موجب بن جائے تو سال بھر میں ایک لاکھ اور دوسرے سال بیس لاکھ نئے افراد ہماری جماعت میں شامل ہو سکتے ہیں مگر اس کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنے اندر اشاعتِ اسلام کی ایک آگ پیدا کی جائے اور رات دن یہ مقصد اپنے سامنے رکھا جائے کہ ہم نے دنیا بھر کو اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی غلامی میں داخل کرنا ہے۔

میں نے دیکھا ہے

کہ جب بعض لوگ دوسروں کو سمجھائیں گے تو ان میں سنجیدگی نہیں ہوگی۔ کسی نے مذاق کر دیا تو خود بھی مذاق کر دیں گے۔ ان میں یہ سنجیدگی کہ دوسرا شخص بھی توجہ دینے اور یہ سمجھنے پر مجبور ہو کہ یہ شخص میری ہدایت کے غم میں مرا جا رہا ہے پائی نہیں جاتی۔ نوجوان سیروں کو جائیں گے۔ مجلس میں قہقہے لگائیں گے۔ دوستوں سے گپیں ہانکنے میں اپنا وقت ضائع کر دیں گے۔ مگر

دنیا کے ظلمت کدہ کو منوّر کرنے کی طرف ان کی توجہ نہیں ہوگی۔ اگر ہماری جماعت میں ایک دیوانگی ہوتی تو دس لاکھ یا ایک کروڑ کا ہی سوال نہیں اب تک ہماری جماعت دس کروڑ تک پہنچ چکی ہوتی۔ پس میں آپ لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ

اپنے دلوں میں تبدیلی پیدا کرو

مخالف کی تبدیلی اُتنی ضروری نہیں جتنی تمہاری اپنی تبدیلی ضروری ہے۔ مخالف آج مانے یا کل اگر تمہارے اپنے اندر درد پیدا ہو جائے تو وہ خود بخود مائل ہونا شروع ہو جائے گا۔ پس ہماری جماعت کے دوستوں کو اپنا مطمحِ نظر بلند کرنا چاہیئے اور خواہ سفر ہو یا حضر ان کے مدِنظر صرف یہی بات ہونی چاہیئے کہ ہمارا کام لوگوں کو حقیقی اسلام کی طرف بلانا اور انہیں محمد رسول اللہ صلعم کا حلقہ بگوش بنانا ہے اس اہم فرض کی ادائیگی کا آسان طریق میں نے بتا دیا ہے کہ آپ لوگوں میں سے

ہر شخص یہ عہد کرے

کہ وہ سال بھر میں کم از کم ایک بھولی بھٹکی روح کو آستانۂ الٰہی کی طرف کھینچ لانے کا موجب بنے گا۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں اب ہمیں اس سے بھی آگے قدم بڑھانے کی ضرورت ہے اور ہماری جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ ایک کی بجائے کم از کم دس نئے افراد کو احمدیت میں شامل کرنے کی کوشش کرے۔ اگر کسی سال وہ اپنے اس عہد کو پورا کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے تو کم سے کم اس کا اتنا فائدہ تو ضرور ہوگا کہ اُسے اپنے نفس میں شرم محسوس ہوتی رہے گی اور وہ کوشش کرے گا کہ میں دوسرے سال ہی اپنی اس کوتاہی کا ازالہ کروں اور نہ صرف گذشتہ کمی کو پورا کروں بلکہ پہلے سے دُگنے آدمیوں کو پیغامِ حق پہنچا کر اللہ تعالےٰ کے حضور سرخرو ہو جاؤں۔

پس

یہ چیز نہایت اہم ہے

اور ہماری جماعت کے افراد کو اسے ایسا ہی ضروری سمجھنا چاہیئے جیسے چندہ کو ضروری سمجھا جاتا ہے بلکہ چندے سے بھی زیادہ زور دوستوں سے یہ عہد لیتے اور پھر اس عہد کو پورا کروانے پر صرف کرنا چاہیئے کیونکہ چندہ تو بسا اوقات گھر کے تمام افراد میں سے صرف ایک شخص دیتا ہے جو کمانے والا ہوتا ہے۔ لیکن اشاعتِ حقہ ایک ایسی چیز ہے جو کسی ایک شخص کا نہیں بلکہ جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے اور پھر آجکل تو خصوصیت سے اس پر زور دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ پاکستان میں مسلمانوں کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر عیسائیوں نے اپنی مذہبی سرگرمیوں میں بہت اضافہ کر دیا ہے۔

آپ لوگ اس عظیم الشان انسان کی جماعت میں شامل ہیں جسے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے

کاسِرُ الصّلیب قرار دیا ہے

اور آپ لوگوں کی تبلیغِ اسلام کے مخالف تک معترف ہیں۔ چنانچہ مصر کے ایک مشہور اخبار "الفتح" نے بھی ایک دفعہ لکھا کہ جماعت احمدیہ کے تبلیغی مراکز یورپ امریکہ اور افریقہ میں قائم ہو چکے ہیں جو اپنے علم اور کام کے لحاظ سے تو عیسائی مشنوں کے برابر ہیں لیکن کامیابی اور لوگوں کے قلوب فتح کرنے کے لحاظ سے عیسائی پادریوں کو ان سے کوئی نسبت ہی نہیں کیونکہ ان کا پیش کردہ اسلام حقائق اور حکمت و معارف پر مبنی ہے۔ پس آپ لوگوں کی ذمہ داریاں دوسرے مسلمانوں سے بہت زیادہ ہیں۔ اور عیسائیت کا مقابلہ کرنے کا حقیقی فرض درحقیقت آپ کے کندھوں پر ہی عاید ہوتا ہے۔ اس لئے جہاں دوسرے مسلمانوں کو سمجھانا اور انہیں احمدیت کی غرض و غایت سے واقف کرنا اور ان کی غلط فہمیوں کو دور کرنا آپ کا فرض ہے وہاں

عیسائیت کے فتنہ کو دور کرنے کے لئے

بھی اپنے اپنے علاقہ میں منظّم کوشش کرنا اور مسلمانوں کے پسماندہ اور غیر تعلیم یافتہ طبقہ کو عیسائیت کے اثر سے بچانا بھی آپ کے اہم فرائض میں شامل ہے۔

میں سمجھتا ہوں عیسائیوں میں یہ حرکت بھی اسی لئے پیدا ہوئی ہے کہ ہماری جماعت آسمانی نوروں کے پھیلانے میں سستی سے کام لے رہی ہے۔ اگر مسلمان اس تعلیم سے واقف ہوتے جو احمدیت پیش کرتی ہے تو ان کا ایک حصّہ عیسائیت کا شکار ہی کس طرح ہو سکتا تھا۔ سو آپ لوگ دوسروں کو بھی اسلامی تعلیم سے آگاہ کریں اور خود بھی مسائل سے گہری واقفیت پیدا کریں

یہی اصل غرض ہے

جو انبیاء کی جماعتوں کو حاصل ہوتی ہے کہ ایمان لانے کے بعد وہ نہایت جوش اور اخلاص کے ساتھ دین کی باتیں سیکھنے لگ جاتے ہیں اور پھر وہ اس میں اس قدر ترقی کر جاتے ہیں کہ مخالف مذاہب کا بڑے سے بڑا عالم

بھی اُن سے بات کرے تو وہ شرمندہ ہو جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ان سے دینی مسائل پر بحث کرنا کوئی آسان کام نہیں

مَیں جب جوان تھا

مجھے ڈلہوزی میں ایک پادری سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملا اور میں نے اس سے تثلیث اور کفّارہ پر بحث کی۔ جب وہ میرے سوالات کا جواب دینے سے عاجز آگیا تو کہنے لگا کہ سوال تو ہر بے وقوف کر سکتا ہے مگر جواب دینے کے لئے عقلمند آدمی ہونا چاہیئے میں نے کہا میں تو آپ کو عقلمند سمجھ کر ہی آیا تھا۔

غرض عیسائیت کا مقابلہ کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ لوگ اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں اور لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کریں۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ دوسروں کے سامنے بات پیش کرنے کا طریق ایسا ہونا چاہیئے جس سے محبت اور پیار ظاہر ہو اور اگر کوئی شخص اپنی ناسمجھی کی وجہ سے آپ کو بُرا بھلا بھی کہے تو مسکراتے چلے جاؤ اور نرمی اور انکسار اور

حُسنِ اخلاق سے کام لو

اگر تم ایسا کرو گے تو خود بخود اُن کے دلوں میں یہ احساس پیدا ہوگا کہ یہ تو بالکل اور قسم کے انسان ہیں۔ ہم بُرا بھلا کہہ رہے ہیں اور یہ مسکرا رہے ہیں۔ ہم سختی کر رہے ہیں اور یہ محبت اور پیار میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ تب وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ یہ لوگ زمینی نہیں بلکہ آسمانی ہیں اور وہ بھی تمہارے کندھوں کے ساتھ اپنا کندھا ملا کر اِسلام کی خدمت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے نام کی بلندی کے لئے کُفر کے مقابلہ میں کھڑے ہو جائیں گے۔

پس

اے میرے عزیزو!

تم آسمانی آبِ حیات کی متلاشی اقوام کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے قدموں میں حوضِ کوثر پر لے جاؤ اور انہیں گندی زیست سے نجات دلانے اور اُن کے اندر ایمان کی حرارت پیدا کرنے کے لئے کافوری اور زنجبیلی جام پلاؤ اور اس سانپ کا سر ہمیشہ کے لئے کچل دو جس نے آدم کی ایڑی پر ڈسا تھا اور اُسے جنّت ارضی سے نکال دیا تھا۔ اس وقت ہماری جماعت میدانِ جہاد میں کام کر رہی ہے اور وہی فوج دشمن کا دلیری سے مقابلہ کر سکتی ہے۔ جس کی صفوں میں انتشار نہ ہو قرآن کریم نے اس کی اہمیت پر بڑا زور دیا ہے اور بتایا ہے کہ مومنوں کی جماعت جب دشمنوں کے مقابلہ میں سینہ سپر ہوتی ہے تو اس کی کیفیت "بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ" کی سی ہوتی ہے یعنی وہ ایک ایسی دیوار کی طرح ہوتے ہیں جس کی مضبوطی کے لئے اس پر سیسہ پگھلا کر ڈالا گیا ہو۔ پس

اختلافات کو کبھی اپنے قریب بھی نہ آنے دو

ہر شخص جو کسی جماعت میں تفرقہ کا بیج بوتا اور جماعتی اتحاد کو نقصان پہنچاتا ہے وہ احمدیت کا بدترین دشمن ہے اور تمہیں اُسی طرح تباہی کے گڑھے میں گرانا چاہتا ہے جس طرح گذشتہ دَور میں مسلمان صدیوں تک تنزّل کا شکار رہے۔ تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اِسی لئے مبعوث فرمایا ہے کہ دنیا ایک ہاتھ پر اکٹھی ہو۔ پس ہر شخص جو اِتحاد میں رخنہ اندازی کرتا ہے۔ ہر شخص جو اِس سکیم کے راستہ میں روک بنتا ہے وہ خدائی ناراضگی کا نشانہ بنتا ہے۔

مجھے اللہ تعالےٰ نے ایک دفعہ رُؤیا کے ذریعہ بھی اس کی طرف توجہ دلائی تھی چنانچہ میں نے ایک شخص کو جسے میں کوئی بادشاہ یا رئیس سمجھتا ہوں اور جو میرے سامنے بیٹھا تھا رُؤیا میں کہا کہ

"دیکھو جو شخص ایسے نازک وقت میں بھی اتحاد کے لئے کوشش نہیں کرتا وہ قیامت کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے گردن اُونچی کس طرح کر سکے گا"

جب میں نے یہ فقرہ کہا

تو میرے دل میں بہت زیادہ جوش پیدا ہو گیا اور رقّت کے ساتھ میرے گلے میں پھندا پڑ گیا اور میری آنکھوں میں آنسو آگئے اور میں نے اپنے سامنے کے شخص کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:۔

"جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے بیٹے کے پھٹے ہوئے کپڑے دیکھتا ہے تو اس کے دل میں سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے اور رقّت پیدا ہو جاتی ہے اور اُس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ مگر تمہیں یہ خیال نہیں آتا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم جب اپنی طرف منسوب ہونے والوں کا تفرقہ دیکھتے ہوں گے تو ان کو کتنی تکلیف ہوتی ہوگی۔ جو شخص ایسے وقت میں بھی باہمی اتحاد کی طرف قدم نہیں اٹھاتا یقیناً وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے سامنے گردن اٹھا کے کھڑا نہیں ہو سکے گا۔"

پس

اتّحاد کی اہمیت کو سمجھو

اشاعتِ اسلام کا فرض اپنے سامنے رکھو اور دعاؤں۔ عبادت اور ذکرِ الٰہی پر زور دو تاکہ آسمان سے خدا تعالےٰ کے فرشتے تمہاری مدد کے لئے نازل ہوں اور جو کام تمہارے کمزور ہاتھ نہیں کر سکتے وہ فرشتوں کی مدد سے آسانی کے ساتھ ہونے لگیں

یہ امر یاد رکھو کہ کوئی حقیقی فتح فرشتوں کی مدد کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ آخر وہ آسمان سے زمین پر کیوں آئیں۔ وہ اسی وقت زمین پر آتے ہیں جب بنی نوعِ انسان کا ایک طبقہ انتہائی جوش کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا نام بلند کر رہا ہو۔ پس اگر تم دعاؤں اور ذکرِ الٰہی پر زور دو گے تو

خدا تعالےٰ کے فرشتے

بے تاب ہو کر تمہاری طرف دوڑے چلے آئیں گے اور کہیں گے کہ جب یہ خدا کے کمزور بندے ہو کر اس قدر کوشش کر رہے ہیں تو ہم خدا کے فرشتے ہو کر کیوں نہ کام کریں۔ اور جب خدا تعالےٰ کے فرشتے آسمان سے تمہاری مدد کے لئے اتر آئیں گے تو تمہاری فتح میں کوئی شُبہ ہی نہیں رہ سکتا۔ پھر جس میدان میں بھی تم لڑو گے تمہارے ساتھ فرشتے بھی لڑیں گے اور جب تمہارے ساتھ خدا تعالےٰ کے فرشتے ہونگے تو تمہارے مقابل پر کون ٹھہر سکتا ہے۔

اب میں

دُعا کرتا ہوں

کہ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو اسلام کے لئے سچّی اور مستقل قربانی کی توفیق عطا فرماتے اور ہمارے اندر ایسے لوگ زیادہ سے زیادہ پیدا فرمائے جو اسلام اور احمدیت کے انوار پھیلانے کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں اور اللہ تعالےٰ وہ دن جلد لائے جب اسلام کا جھنڈا ساری دنیا میں اپنی پوری شان کے ساتھ لہرانے لگ جائے۔ اسی طرح میں دعا کرتا ہوں کہ ہمارے وہ مربی جو پاکستان میں کام کر رہے ہیں اور وہ مبلغ جو پاکستان سے باہر غیر ممالک میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں اللہ تعالےٰ اُن سب کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو اپنی خاص تائید اور نصرت سے بہرہ ور فرمائے اور خواہ ہمارا مبلغ کسی ملک میں اکیلا اور تن تنہا پھر رہا ہو پھر بھی اللہ تعالےٰ اپنی نصرت اور تائید سے اُسے ایسی طاقت بخشے کہ وہ دُنیا کے بڑے سے بڑے انسان کو بھی اپنے علم اور اپنی روحانیت سے مغلوب کر سکے۔

پھر

اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے

کہ وہ ہمارے چھوٹوں اور بڑوں۔ ہمارے مردوں اور عورتوں۔ ہمارے بچّوں اور بوڑھوں ہمارے بیماروں اور تندرستوں غرض سب کو اپنی پناہ میں لے لے۔ اپنا فضل ان کے شاملِ حال رکھے۔ اپنی برکات اُن پر نازل کرے اپنے رحم اور کرم سے اُن کو نوازے اور ہماری جماعت کو اپنے خاص فضل سے ایک عرصۂ دراز تک جو حیرت انگیز اور معجزانہ طور پر دراز ہو دُنیا میں اپنا نام روشن کرنے اور دین کا جھنڈا بلند کرنے کا موجب بنا دے۔ آمین یا رب العٰلمین۔

(دستخط) مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۲۰/۱۲/۶۱

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں میں ایک دلچسپ تحقیقاتی مقالہ

مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۶۱ء کو کالج یونین گھٹیالیاں کے زیر اہتمام پروفیسر سید ارشاد حسین صاحب ایم۔اے۔بی۔ٹی لیکچرار اردو نے "دیہاتی تمدن پر ادب کا اثر" کے موضوع پر ایک پرمغز مقالہ سنایا۔ آپ نے بیان کیا کہ دیہاتی ادب میں خلوص کی عظمت اور کردار کی سادگی کا اثر نمایاں ہے اس کے برعکس شہری تمدن نے ادب میں تصنع اور رنگ آمیزی کو ترقی دی ہے۔ مقالہ کے اختتام پر مختلف لیکچرار صاحبان نے اور پھر محترم جناب عبدالسلام صاحب اختر ایم۔اے۔ پرنسپل کالج نے مقالہ پر تنقیدی رنگ میں تبصرہ فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ادب زندگی کا آئینہ ہے اور چونکہ دیہات میں زندگی بے لوث اور سادہ ہے اس لئے یہاں ادب پر نکھار قدرتی ہے۔ آخر میں پرنسپل صاحب نے اپنے تازہ کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا اور یہ مجلس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

(نذیر احمد سیکرٹری تعلیم الاسلام کالج یونین)

مفردات القرآن کے اردو ترجمہ کی ضرورت

قرآن کریم کے الفاظ کے متعلق امام راغب اصفہانی کی کتاب مفردات القرآن ایک مستند کتاب ہے۔ اخبار الفضل کے قارئین کرام سے درخواست ہے کہ بذریعہ اخبار الفضل یا براہ راست اطلاع بخشیں کہ آیا اس کتاب کا اردو ترجمہ کسی نے کبھی شائع کیا ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہو سکا ہے اس کتاب کا اردو ترجمہ شائع نہیں ہوا۔ اگر کسی صاحب کو اس سلسلہ میں کوئی معلومات ہوں تو اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔ کیونکہ میرے اصرار پر ایک بزرگ اس کا ترجمہ کر رہے ہیں اور تقریباً مکمل ہونے والا ہے۔ اگر اس کا کوئی ترجمہ ابھی تک شائع نہ ہوا ہو تو ممکن ہے اس کے ترجمہ کی طباعت کی کوئی صورت اللہ تعالیٰ پیدا کر دے۔

(احمد حسن ایم اے پشاور یونیورسٹی)

مکرم جلال خانصاحب افغان مرحوم موصی ۱۴۶۴ کے وارث کا پتہ مطلوب ہے

مکرم جلال خانصاحب ولد عمرالدین خانصاحب کابلی موصی ۱۴۶۴ جو تقسیم ہندوستان سے قبل دہلی میں رہائش رکھتے تھے اور چوکیداری کا کام کرتے تھے۔ تقسیم ہندوستان کے بعد پاکستان آ گئے تھے اور ۱۹۴۹ء میں وفات پا گئے تھے ان کے کسی بیٹے یا قریبی وارث کا پتہ مطلوب ہے۔ اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں اور اپنا خط و کتابت کا مکمل پتہ تحریر فرماویں اور اگر کسی دوست کو مرحوم کے کسی قریبی عزیز کا علم ہو تو ان کے مکمل پتہ سے اطلاع دیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری نسبتی ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد ضیاء اللہ صاحب آف گارڈن ٹاؤن لاہور (دختر شیخ محمد حسین صاحب مرحوم ریٹائرڈ سول جج لاہور) ہیپاٹائٹس کی وجہ سے سخت بیمار ہیں اور گنگا رام ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ بیماری تشویشناک ہے اور حالت تسلی بخش نہیں۔ اس لئے بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور قارئین کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ وہ از راہ کرم ان کی کامل صحت یابی اور درازی عمر کے لئے درد دل سے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (خلیفہ) عبدالرحمن ۱۷ کمال سٹریٹ اسلامیہ پارک۔ لاہور)

(۲) میرا لڑکا ملک عبدالغنی صاحب سب انسپکٹر پولیس پانچ چھ ماہ کے عرصہ سے بے چین کر دینے والے پیٹ درد سے بیمار ہے۔ عزیز ... میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ جملہ بزرگان سلسلہ احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ عزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلد صحت یاب ہو جائے۔ آمین

(قاضی عبدالرحمن احمدی عفی اللہ عنہ امیر جماعت احمدیہ دوالمیال ضلع جہلم)

(۳) میری اہلیہ اور بچی پندرہ روز سے شدید علیل ہیں۔ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ اہلیہ کی حالت مخدوش ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(مرزا عبدالسمیع سٹیشن ماسٹر سکھانوالہ)

وعدہ سال ۲۸ کے ساتھ ہی نقد ادا کرنیوالے مخلصین

مکرم شیخ عبدالرحمن صاحب سیکرٹری تحریک جدید بوریوالہ ضلع ملتان تحریر فرماتے ہیں کہ مندرجہ ذیل دوستوں نے وعدہ کے ساتھ ہی رقم ادا فرما دی ہے۔
جملہ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۱) چوہدری فضل کریم صاحب	۱۵-۰۰	(۷) پروین اختر صاحبہ	۱-۵
(۲) اہلیہ صاحبہ "	۱۲-۴	(۸) مستری عبدالعزیز صاحب	۵-۸
(۳) چوہدری عبدالمنان صاحب	۶-۰۰	(۹) اہلیہ صاحبہ "	۵-۸
(۴) ماسٹر عنایت اللہ صاحب	۶-۲	(۱۰) مختار احمد صاحب	۱-۵
(۵) شیخ فضل الدین صاحب	۲-۰۰	(۱۱) خان ضیاء الحق صاحب خانپور	۱۶۸-۰۰
(۶) شیخ عبدالحق صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۱۰-۶			

(۲)۔ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب ڈھیروی کرونڈی ضلع خیرپور سے تحریر فرماتے ہیں ۔۔ کہ مندرجہ ذیل دوستوں نے وعدہ کے ساتھ ہی ادائیگی کر دی ہے۔
جملہ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے ۔

(۱) مولوی عبدالحق صاحب	۱۰ — ۵۰
(۲) اہلیہ صاحبہ "	۵ — ۳۷
(۳) مولوی عبدالمجید صاحب	۹ — ۸۸
(۴) چوہدری بشیر احمد صاحب اختر معہ اہلیہ صاحبہ	۱۰ — ۷۴
(۵) چوہدری شریف احمد صاحب بیر کوٹی معہ اہلیہ صاحبہ	۱۱ — ۹۴
(۶) چوہدری فضل احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۱۰ — ۹۴
(۷) مرزا حسن محمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۲۰ — ۰۰
(۸) چوہدری علی محمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۱۲ — ۰۰
(۹) ڈاکٹر چوہدری عطاء محمد صاحب	۶ — ۰۰

مرحوم محسنوں کی طرف سے چندہ دینے کی قابل قدر مثال

محترم چوہدری محمد خان صاحب (ڈاکٹر) علی پور ضلع ملتان تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے سوچا کہ کیوں نہ اپنے مرحوم محسنوں کو ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھنے کے لئے ان کی طرف سے چندہ تحریک جدید ہر سال ادا کرتا رہوں۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم —	۵ — ۰۰
(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۵ — ۰۰
(۳) چوہدری علی محمد صاحب مرحوم (خسر ڈاکٹر صاحب)	۵ — ۰۰
(۴) نور بیگم صاحبہ مرحومہ (پھوپھی ڈاکٹر صاحب)	۵ — ۰۰

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کے اخلاص کی قدر فرمائے اور جملہ مخیر احباب کو یہ طریق اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

دفتر دوم کا باقاعدہ رکن بننے کی قابل قدر مثال

مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر عبدالسلام صاحب سائنسدان۔ ۳۲۵ روپے کا چیک ارسال فرماتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں۔

"گزارش ہے کہ عاجزہ نے تحریک جدید دفتر دوم میں ابتداء سے ہی حصہ لینا شروع کیا تھا اور سال ہشتم تک باقاعدہ ادا کیا مگر اس کے بعد اپنی انتہائی بدقسمتی سے اس کار خیر کو جاری نہ رکھ سکی ..... مزید تاخیر سے بچنے کے لئے آپ کی طرف سے جواب کی انتظار کئے بغیر اپنے دس سالہ چندہ کی ادائیگی کے لئے مبلغ تین سو پچیس ۳۲۵ روپے کا چیک بھیج رہی ہوں"۔ دفتر دوم ۔۔ نوجوانوں کے لئے آنمحترمہ کا نمونہ قابل تقلید ہے احباب کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس عاجز کو ۱۲/۱۲/۶۱ کو پانچواں فرزند عنایت کیا ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت۔ درازی عمر کے ساتھ صالح و خادم دین بنائے۔ آمین۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے "امین الدین" نام تجویز فرمایا ہے۔

(قاضی رشید الدین واقف زندگی)

حکومتِ لبنان کا تختہ الٹنے کی کوشش ناکام بنادی گئی

باغیوں نے چند گھنٹے فوج کا مقابلہ کرنے کے بعد ہتھیار ڈالدیئے

بیروت یکم جنوری۔ بیروت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ لبنانی فوج نے حکومت کے خلاف بغاوت کی کوشش ناکام بنادی ہے اور باغیوں کے لیڈر کو گرفتار کر لیا ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ بعض لوگوں نے لبنان کی حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے کل رات دارالحکومت میں گڑبڑ پھیلانے کی کوشش کی انہوں نے کل رات فوج کے ہیڈ کوارٹرز اور وزارت دفاع کے دفاتر پر بھی حملے کئے لیکن لبنانی فوج نے چند گھنٹوں کی لڑائی کے بعد دارالحکومت میں امن بحال کر دیا۔ سرکاری اعلان کے مطابق جھڑپ میں معمولی نقصان ہوا ہے۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ باغی عناصر نے چند گھنٹے تک فوج کا مقابلہ کرنے کے بعد ہتھیار ڈال دئے لبنانی حکومت کے سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس بغاوت کی قیادت بعض "خاص عناصر" نے کی تھی جو دارالحکومت میں بدنظمی پھیلانا چاہتے تھے۔ لیکن فوجی دستوں کی بروقت کارروائی سے باغیوں کو فوج کے ہیڈ کوارٹرز اور وزارت دفاع کی عمارت کے نواحی علاقہ سے باہر نہ نکلنے دیا گیا۔ شہر کے دوسرے حصوں کے لوگ بغاوت سے متاثر نہیں ہوئے۔ لڑائی کے دوران کچھ عرصہ کے لئے فوج نے شہر کی کئی سڑکوں کی ناکہ بندی بھی کر دی۔ لیکن اکثر لوگوں کو اس کا علم نہ ہو سکا۔ لبنان کے دوسرے شہروں میں مکمل امن ہے۔

رائٹر کے نمائندہ نے کہا ہے کہ لبنان کی کابینہ کا اجلاس کل صبح صدر فواد شہاب کے مکان پر ہوا۔ کابینہ نے بغاوت پر قابو پانے کے سلسلہ میں فوج کی کارروائی پر اطمینان کا اظہار کیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ قومی پارلیمنٹ کے ارکان اور مذہبی اور سیاسی لیڈر صدر فواد شہاب کے مکان پر گئے اور باغیوں کے خلاف لبنانی فوج کی کامیابی پر انہیں مبارکباد دی اور صدر شہاب کو وفاداری کا یقین دلایا۔

رائٹر کے نمائندہ نے کہا ہے کہ بغاوت کی قیادت قوم پرست سماجی گروپ نے کی تھی دائیں بازو کی حامی یہ نیشنلسٹ سوشلسٹ پارٹی شام لبنان عراق۔ اردن اور فلسطین کو ملا کر عظیم تر شام بنانے کی حامی ہے۔

آخری اطلاعات کے مطابق لبنان کے دارالحکومت بیروت میں اب کامل امن ہے۔ اہم مقامات پر فوج متعین کر دی گئی ہے اور ٹینک گشت کر رہے ہیں۔

بیروت سے ایجنسی فرانس کے نامہ نگار نے ایک مقامی روزنامہ الانوار کے حوالہ سے اطلاع دی ہے کہ بغاوت کے سلسلہ میں قریباً دو سو افراد گرفتار کئے گئے ہیں۔ جن میں کئی غیر ملکی باشندے بھی شامل ہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ فوج نے باغیوں کے اسلحہ اور گولہ بارود کے ذخیرے بھی قبضہ میں لے لئے ہیں۔

بھارت نے اقوامِ متحدہ کے منشور اور اہنسا کے اصولوں کا منہ چڑایا ہے

گوا کے خلاف کارروائی پر پاکستان کی وزارتِ خارجہ کے سیکرٹری کا تبصرہ

کراچی یکم جنوری۔ پاکستان کی وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر ایس کے دہلوی نے کہا ہے کہ بھارت گوا کے خلاف فوجی کارروائی کے جواز میں کچھ بھی عذر پیش کرے یہ حقیقت اپنی جگہ قائم ہے کہ بھارت نے گوا کے خلاف قوت کا استعمال کیا ہے اور اس طرح اس نے اقوام متحدہ کے منشور اور اہنسا کے اصولوں کا منہ چڑایا ہے۔ حالانکہ بھارت ان اصولوں پر عمل کرنے کا بلند بانگ دعویٰ کرتا رہتا ہے۔

مسٹر دہلوی نے کہا کہ گوا کے خلاف بھارتی فوجی کارروائی کی دنیا بھر نے قریب قریب اتفاق رائے سے مذمت کی ہے۔

مسٹر دہلوی نے گوا کے خلاف بھارت کی فوجی کارروائی کے حق میں پنڈت نہرو کے جذباتی جواز پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے کراچی میں اخبار نویسوں نے ان سے مسٹر نہرو کے متعلق سوالات پوچھے تھے

مسٹر دہلوی نے کہا کہ اگرچہ نئے سال کے آغاز پر امن کے استحکام کے لئے جدوجہد کے پیغامات دئے گئے ہیں اور گوا میں جو کچھ ہوا ہے اس کے پیش نظر ایسی کوششیں اور بھی ضروری ہو گئی ہیں۔ لیکن اس سلسلہ میں بھارت کے وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن کا بیان توجہ کا مستحق ہے۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ بھارت نے اس بات کی قسم نہیں کھائی کہ وہ اپنے مفاد کے تحفظ کے لئے کسی ملک کے خلاف فوجی کارروائی نہیں کرے گا۔ مسٹر مینن کا یہ بیان بھارت کے اخبار ٹائمز آف انڈیا میں شائع ہوا تھا۔ مسٹر دہلوی نے کہا کہ مسٹر مینن کے اس بیان کو پنڈت نہرو کے حالیہ بیان کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو بھارتی لیڈروں کے رویہ کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا تھا کہ "سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ہماری پالیسیاں حکومت کی ہیں اور کسی فرد سے ان کا تعلق نہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ میں نے ملک کی پالیسیاں تشکیل کرنے میں بڑا اہم حصہ لیا ہے۔ لیکن مسٹر کرشنا مینن نے انہیں درست اور موثر طریقہ سے نافذ کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے" پنڈت نہرو کا یہ بیان ۲۹ دسمبر کے اخبار ٹائمز آف انڈیا میں شائع ہوا تھا۔

مسٹر دہلوی نے اخباری نمائندوں کی توجہ پچھلے جمعہ کی پریس کانفرنس میں پنڈت نہرو کے ایک اور بیان کی طرف دلائی جس میں چین کے خلاف طاقت استعمال کرنے کے امکان پر ایک اخباری نمائندہ نے ان سے سوال کیا۔ پنڈت نہرو نے اس سوال کے جواب میں کہا تھا کہ "بھارت چین کے خلاف طاقت استعمال کر سکتا ہے بشرطیکہ موقعہ محل ایسے اقدام کی اجازت دے" وزارت خارجہ کے سیکرٹری نے نامہ نگاروں سے کہا کہ گوا کے خلاف بھارتی لیڈروں نے جو بیانات دئیے ہیں۔ ان سے ان کے رویہ کی بخوبی وضاحت ہو جاتی ہے اور پنڈت نہرو نے فوجی طاقت استعمال کرنے کی حمایت میں "موقعہ محل" کو پیش نظر رکھنے کے بارے میں جو دلیل دی ہے وہ خاص طور پر توجہ کی مستحق ہے۔

انہوں نے بعد میں کہا کہ پنڈت نہرو کے الفاظ پر موقعہ محل کے مطابق توجہ سے غور کیجئے اور اس کے بعد خود فیصلہ کیجئے کہ بھارتی لیڈر اس مسئلہ پر اپنے الفاظ میں جو کچھ کہہ چکے ہیں کیا اس کے بعد ان بیانات پر کسی تبصرے کی ضرورت رہتی ہے ×

بھارت کے معاملہ میں حفاظتی کونسل کی بے عملی کی مذمت

نیویارک یکم جنوری۔ اقوام متحدہ میں امریکہ کے سفیر مسٹر اڈلائی سٹیونسن نے گوا کے خلاف بھارت کی فوجی کارروائی کے بارے میں اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل کے طرز عمل کی مذمت کی ہے۔ امریکہ کے مستقل مندوب نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ اس سلسلہ میں بھارت کے خلاف کارروائی نہ کرکے کونسل نے جو مثال قائم کی ہے اس کے نتائج نہایت خطرناک ہوں گے کہ پوری دنیا پر اس کے اثرات تباہ کن ثابت ہو سکتے ہیں انہوں نے حفاظتی کونسل کو ایک فریق کے لئے ایک اور دوسرے کے لئے مختلف قانون استعمال کرنے کا مجرم قرار دیا۔

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم چوہدری محمود احمد قمر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کا نکاح ہمراہ عزیزہ آمنہ بی۔ اے۔ بی۔ ایڈ بنت شیخ نور احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور بعوض حق مہر مبلغ چار ہزار روپیہ مورخہ ۶۱-۱۲-۲۱ کو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی مدظلہ العالی نے محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(چوہدری امام الدین گورنمنٹ کنٹریکٹر ربوہ)

مقوی دماغ گولیاں

ذہنی کام کرنے والوں کے لئے تحفہ
قیمت ایک روپیہ 1/-

مقوی دانت منجن

پائیوریا اور کمزوری دانت کا علاج ۵۰ پیسے

تریاق نزلہ

ہر قسم کے نزلہ کا علاج پچاس پیسے 50/0 پیسے

حب الطہر (رجسٹرڈ)

قدیمی اور شہرہ آفاق تیرہ روپے پچھتر پیسے 13/75 روپیہ

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

درخواست دعا

میں اپنے بچوں سمیت جلسہ سالانہ پر آیا ہوا تھا۔ ۶۱-۱۲-۲۳ کو میری پانچ ماہ کی بچی کی اچانک چوٹ لگنے سے بائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ فضل عمر ہسپتال سے فوری طور پر پلستر کروایا گیا تھا۔ عرصہ ۱۴ سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے احباب سے مودبانہ درخواست ہے کہ بچی کی مکمل صحت اور درازی عمر کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں

(مرزا عبدالغنی احمدی کھجاٹ نگر لاہور)

احمد کولڈ سٹارٹ ڈیزل آئل انجن

زرعی و صنعتی ضروریات کے لئے بارہ تا چوبیس ہارس پاور ڈیزل آئل انجن خریدنے کے لئے

نور مکینیکل انجینئر ڈیزل انجن مینوفیکچرز اینڈ ریپیرز

اندرون پرانا ہسپتال ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

قبر کے عذاب سے بچو!

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

شادی کی مبارک تقریب

مورخہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۱ء بروز یک شنبہ بعد نماز عصر مکرم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی آف نیروبی کی صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ۲۷ر اکتوبر ۱۹۶۱ء کو مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کے فرزند عطاء الکریم صاحب شاہد بی اے کے ساتھ ہوا تھا۔

برات اور تقریب رخصتانہ میں ربوہ کے بہت سے مقامی احباب کے علاوہ ازراہ شفقت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی شرکت فرمائی۔ برات روانہ ہونے سے قبل حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی اور پھر برات کے ہمراہ مکرم قاضی منظور احمد صاحب بھٹی کے مکان واقعہ دارالرحمت غربی تشریف لے گئے جہاں تقریب رخصتانہ عمل میں آنا تھی۔

تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل نے کی بعد ازاں حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا یہ رشتہ دو ایسے خاندانوں میں ہو رہا ہے جو خدمتِ دین کے لحاظ سے اپنے اپنے رنگ میں اور اپنی اپنی جگہ ممتاز ہیں۔ قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی جن کی بچی کا آج رخصتانہ ہے کے دادا حضرت قاضی ضیاءالدین صاحب اول درجہ کے مخلصین میں سے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت محبت واخلاص کا تعلق رکھتے تھے جب انہوں نے بیعت کی تو اپنے علاقہ میں مجنونانہ طرز پر فریضہ تبلیغ ادا کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان کا اتنا خیال تھا کہ حضور نے نہ صرف ان کو بلکہ ان کی اولاد قاضی عبدالرحیم صاحب اور قاضی محمد عبداللہ صاحب کو بھی ۳۱۳ اصحاب کی فہرست میں شامل فرمایا۔ اسی طرح قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی جو قاضی عبدالرحیم صاحب مرحوم کے فرزند ہیں بہت مخلص احمدی ہیں اور فدائیت کا رنگ رکھتے ہیں اور نیروبی میں سالہا سال تک جماعت کے پریذیڈنٹ رہ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں برکت دے ان کے بعض عزیز بیمار ہیں ان کو بھی اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے۔

اسی طرح مولوی ابوالعطاء صاحب کو بھی جن کے بچے کی شادی ہو رہی ہے خدمتِ دین کی بہت توفیق ملی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں خدمتِ دین کے موجودہ رنگ کے اعتبار سے اپنی ایک تقریر میں انہیں خالد قرار دیا تھا۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دین میں دنیا، ظاہر میں باطن میں اور حال میں مستقبل میں ہر لحاظ سے اور ہر طرح بابرکت کرے اور اس کے بہتر سے بہتر ثمرات پیدا ہوں نیز دولہا اور دولہن دونوں کو راحت اور برکت کی زندگی نصیب کرے۔

ان ارشادات کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی جس میں سب احباب شریک ہوئے۔

مورخہ یکم جنوری ۱۹۶۲ء بروز دوشنبہ نماز مغرب سے قبل مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے اپنے مکان واقعہ محلہ دارالرحمت وسطی میں اپنے فرزند عطاء الکریم صاحب شاہد کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بہت سے دیگر احباب کے علاوہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس، مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری، مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب، مکرم سید داؤد احمد صاحب اور مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوت طعام کے اختتام پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے۔ آمین +

جانوروں کے مہلک اپھارہ کا موسم شروع ہے

"اکسیر اپھارہ" (اکسیر پیٹھا) کے ایک پیکٹ سے بفضلہ تعالیٰ یہ اپھارہ پندرہ منٹ میں غائب ہو جاتا ہے۔ قیمت فی پیکٹ ۷۵ پیسے فی درجن صرف چھ روپے دو درجن پر خرچ ڈاک و پیکنگ بذمہ کمپنی۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی (شعبہ حیوانات) ربوہ

کامیاب علاج

صحت اور طاقت حاصل کرنے کے لئے تجربہ کار۔ ماہر امراض ... سے مفصل حالات لکھ کر کامیاب علاج کرائیے۔ مشورہ مفت

فاضل طب حکیم محمد امیر مرزا دہلوی
۶۳ لٹن روڈ لاہور ۲

سالہا سال سے آزمودہ
سو فیصدی کامیاب
آسٹریلین دواخانہ کا تیار کردہ مشہور عالم

شربت فولاد

معدہ جگر گردہ و دیگر ہر قسم کی دماغی و جسمانی کمزوری کو دور کر کے بدن میں چستی جوانی اور قوت پیدا کر کے چہرہ کو سرخ بنانے والا

مقبول عام ٹانک

ہزاروں بچے بوڑھے اور جوان روزانہ استعمال کرتے ہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپے

ربوہ سٹاکسٹ:۔ افضل برادرز۔ خورشید یونانی دواخانہ گول بازار

مینیجر آسٹریلین دواخانہ ۱۰۲ میکلوڈ روڈ لاہور

قومی انعامی بونڈ

تاریخ بڑھا دی گئی

نئے "کیو" سلسلے کی مانگ کے پیش نظر اس خاص رعایت کا اعلان کیا جاتا ہے کہ تمام بونڈ جو ۱۵ر جنوری ۱۹۶۲ء تک خرید لئے جائیں اگلی قرعہ اندازی میں شریک ہو سکیں گے جو ۲ر اپریل ۶۲ء کو ہوگی۔

سلسلہ "کیو" کی فروخت جاری ہے

D.F.P 11/886 United

نور کاجل

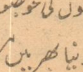

آنکھوں کی خوبصورتی۔ صحت اور علاج کے لئے دنیا بھر میں مشہور و معروف تحفہ۔ عورتوں۔ مردوں سب کے لئے مفید ترین

سرمہ

قیمت سوا روپیہ، دس آنہ

تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

ضروری اعلان

بل ماہ دسمبر ۶۱ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں براہ مہربانی ان بلوں کی رقوم ۱۰ جنوری ۶۱ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(مینیجر)

قرص صندل

نیا اور صالح خون پیدا کرتی ہے خارش پھوڑے پھنسیوں کے لئے اکسیر ہے۔
قیمت ۱۰۰ گولی دو روپے

حب بواسیر

خونی بادی بواسیر کے لئے بے حد مفید اور مجرب نسخہ
قیمت ۱۰۰ گولی -/۲ روپے

حب مسان

بچوں کا اعلیٰ ٹانک۔ سبز دست۔ معدہ کی خرابی عام کمزوری۔ سوکھا کا بے مثل علاج۔
قیمت ۱۰۰ گولی -/۲

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ